تعصب کی آگ

مصنف

ابو اسامہ محمد بخش ملتانی عطاری

(فاضل درس نظامی ومشرقی)

باہتمام

ابو احمد محمد طارق آدمی عطاری

ناشر

مکتبۂ امام غزالی

انتساب

میں اپنی اس کتاب کو

قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین پیرِ طریقت رہبرِ شریعت عاشقِ مدینہ

بقیۃُ السلف امیرِ اہلسنّت، امیرِ دعوتِ اسلامی

سیدی مرشدی و سندی حضرت علامہ مولانا ابوالبلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

اور قبلہ استاذ محترم، شیخ الحدیث والتفسیر والفقہ

مفتی ڈاکٹر ابوبکر صدیق عطاری مدظلہ العالی

کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا

مبلغ بارگاہِ غوث و رضا و عطار

ابو اُسامہ محمد بخش مدنی عطاری غفرلہٗ

فاضل درسِ نظامی و علوم شرقیہ

پیشِ لفظ

زمانہ جاہلیت میں جہاں دیگر بے شمار برائیاں معاشرے میں جڑ چکی تھیں وہیں فخر و تعصب جیسی بیماری میں بھی معاشرہ بری طرح مبتلا ہو چکا تھا۔ سرکارِ مدینہ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد معاشرے میں محبت اور بھائی چارگی کی فضا قائم ہونے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا عرب امن و آشتی کا گہوارہ بن گیا۔ سرکارِ مدینہ ﷺ کی مبارک و متبرک تعلیمات سے پورا عرب منور ہونے لگا۔ جس قوم نے بھی سرکارِ مدینہ ﷺ کی سیرت طیبہ کو اپنایا دنیا نے دیکھا وہ قوم تہذیب و تمدن اور شائستگی میں دوسری اقوام سے سبقت لے گئی۔

آج مسلمانوں کی جو عملی حالت ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ہماری دنیا و آخرت کی سرفرازی اسی میں ہے کہ ہم اپنے میٹھے میٹھے آقا ﷺ کی سنتوں پر عمل کریں اور تعصب جیسی بیماری سے اپنے آپ کو بچائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ہمیں مسلکِ حق اہلِ سنت و جماعت پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین

مقدمہ

محترم پیارے اسلامی بھائیوں! جیسا کہ آپ جانتے ہیں موجودہ دور میڈیا کا دور ہے، جہاں الیکٹرانک میڈیا نے ہمارے گھروں میں تباہی مچائی ہوئی ہے وہاں پرنٹ میڈیا کے ذریعے بھی دشمنانِ اسلام ہمارے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں لہذا ضرورت ہے اس امر کی کہ دشمنان اسلام کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے اور اسی وقت ممکن ہوگا جب ہم ان کی سازشوں کو سمجھیں گے۔ اور یہ سمجھ اس وقت حاصل ہوگی جب ہم علمِ دین حاصل کریں گے۔ اور یہ کون سا ایسا ملک ہے جہاں تعصب کی آگ نہیں بھڑک رہی ہے

کہیں ملکی تعصب ہے تو کہیں قومی تعصب، کہیں لسانی تعصب ہے تو کہیں صوبائی تعصب۔ اسی نحوست کی وجہ سے بھائی بھائی کا دشمن ہے حالانکہ اسلام کی تعلیمات تو یہی ہے کہ سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں مگر افسوس صد ہزار افسوس!! آج کا مسلمان دینی تعلیم سے دور ہوتا چلا جارہا ہے جس کی وجہ سے پریشانی کا دور دورہ ہے۔

لہذا ایہ ہمارے لیے بہت ضروری ہے کہ ہم دینی تعلیمات حاصل کریں اور فخر و تعصب جیسی لعنت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے توبہ کریں۔ زیرِ نظر رسالہ **"تعصب کی آگ"** بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اس کتاب کے اول سے آخر مطالعہ کریں ان شاء اللہ عزوجل معلومات کا بے بہا خزانہ ہاتھ آئے گا اور اس پر عمل کرنے سے نفرتیں محبتوں میں بدل جائیں گیں، اتفاق و اتحاد کی فضا قائم ہو جائے گی، دل سے کدورتیں مٹ جائیں گی اور ہر طرف سنتوں کی بہار آجائے گی۔ (ان شاء اللہ عزوجل)

اور اگر اس کتاب کو مدارس اور اسکولز کے نصاب میں شامل کرلیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بہت اچھے نتائج حاصل ہونگے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے مجھ گنہگار کی مغفرت فرمائے اور زیادہ سے زیادہ دینی خدمات دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ

خیر اندیش

خادم العلما و الطلباء ابو اسامہ محمد بخش مدنی عطاری غفرلہٗ

فاضل درسِ نظامی و علوم شرقیہ

☆..........☆..........☆..........☆

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام علی سد المرسلین ، اما بعد!!

تعصب کی تعریف:

ایک دوسرے پر ذاتی بڑائی ظاہر کرنا کہ میں تجھ سے اونچا ہوں یہ ہے تفاخر، یہ کفار کے مقابل یا ضرورت کے وقت مسلمان سے بھی کر سکتے ہیں جبکہ اس میں کوئی دینی مصلحت ہو نفسانی فخر حرام ہے کیونکہ یہ تکبر حرام ہے۔ تعصب بنا عصبُ سے، بمعنی قوت۔ اصلاح میں قوم یا اپنے دھڑے کی حمایت کرنا۔ اگر حمایت حق ہے تو جائز ہے اور ناحق تو ناجائز ہے۔

سب سے زیادہ عزت والا کون؟

ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ سے پوچھا گیا۔ ای الناس اکرم، یعنی لوگوں میں عزت والا کون ہے؟ فرمایا سب سے عزت والا اللہ کے نزدیک ان میں بڑا پرہیزگار ہے۔ عرض کیا ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے، فرمایا تو لوگوں میں بڑے شرف والے یوسف علیہ السلام ہیں اللہ کے نبی اور اللہ کے نبی کے بیٹے وہ خلیل اللہ کے بیٹے۔ صحابہ نے عرض کی ہم ان کے متعلق سُوال نہیں کرتے آپ ﷺ نے فرمایا تو کیا عرب کے قبیلوں کے بارے میں مجھ سے پوچھتے ہو۔ بولے جی ہاں۔ فرمایا تم میں سے جو جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ عالم ہو جائیں۔

(بخاری و مسلم ، مشکوۃ صفحہ نمبر ۴۱۷)

اپنی قوم سے محبت کرنا تعصب نہیں:

حضرت سیدُنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سُوال کیا، ما العصبیتہ؟ یعنی تعصب کیا ہے؟ فرمایا تعصب یہ ہے کہ تو اپنی قوم کی ظلم پر مدد کرے۔

(مشکوۃ شریف)

یعنی اپنی قوم سے محبت کرنا ان کی مدد کرنا لوگوں کے طعنے دفع کرنا تعصب نہیں بلکہ برائی اور ظلم پر ان کی مدد کرنا تعصب ہے اور یہی تعصب ممنوع ہے کیونکہ اس میں گناہ پر مدد ہے اور گناہوں پر مدد کرنا بھی گناہ ہے۔

سارے مسلمان ایک قوم ہیں :

ایک شخص نے مدینے والے آقا شبِ اسرا کے دولہا ﷺ سے سوال کیا کہ کیا یہ بھی تعصب ہے کہ کوئی شخص اپنی قوم سے محبت رکھے؟ فرمایا نہیں۔ لیکن تعصب یہ ہے کہ کوئی شخص ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔ (ابن ماجہ) یعنی اپنی قوم کی ناحق بات کو حق کہنا اگر وہ دوسری قوم کے آدمی پر ظلم کرے تو اس ظالم کی حمایت کرنا صرف اس لیے کہ یہ اپنی قوم کا آدمی ہے یہ تعصب ہے، یہی منع ہے۔

یہ بیماری آج مسلمانوں میں عام ہے۔ قومی وصوبائی ولسانی تعصب بہت ہے اس لیے اس نے مسلمانوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے سارے مسلمان ایک قوم ہیں خواہ کسی نسب کے ہوں یا کسی ملک کے ایک مسلمان کسی مسلمان کو تکلیف نہیں دیتا اور نہ ہی اسے ستاتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ " المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویدهٖ " یعنی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(مشکوۃ صفحہ نمبر ۱۲)

ناحق کسی کی حمایت کرنے کی مثال:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اپنی قوم کی ناحق (ظلم) پر مدد کرے تو اس اونٹ کی طرح ہے جو گھڑے میں گر گیا تو اسے اس کی دم سے کھینچا جائے۔ (ابو داؤد)

مطلب یہ ہے کہ جو اپنی ظالم قوم کی بے جا حمایت کر کے ان کی عزت وعظمت قائم کرنا چاہے وہ ایسا ہے جیسے کنویں میں گرے ہوئے اونٹ کو اس کی دم سے کھینچ کر نکالنے کی کوشش کرنے والا۔ اس فرمانِ عالی میں

فاسق کو گرے ہوئے اونٹ سے تشبیہ دی گئی ہے اور ان کے فسق کو کنویں سے جس میں وہ گرے ہیں۔ جیسے کنویں میں گرا اونٹ دُم کے ذریعے سے نہیں نکل سکتا ویسے ہی فاسق و بدکار ذلیل قوم ایسی تعریفوں سے عزت نہیں پاتی۔ اگر تم انہیں عزت دینا چاہتے ہو تو ان کو گناہوں سے روکو اور راہِ راست پر لگاؤ۔

بروں سے محبت نہ کرو:

حضرت سیدُنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا "حبک الشئی یعمی ویصم" یعنی کسی چیز سے تیری محبت تجھے اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

(ابوداؤد ، مشکوۃ صفحہ نمبر ۴۱۸)

اس فرمانے عالی کا مطلب یہ ہے کہ جب تجھے کسی سے محبت ہوگی تو تجھے اسکے عیب نظر نہیں آئیں گیں اور تو اس کے خلاف بات نہیں سن سکے گا۔ لہٰذا تم بُروں سے محبت نہ کرنا تاکہ تم اندھے اور بہرے نہ ہو جاؤ۔ یا یہ مطلب ہے کہ محبّ کو اپنے پیارے کے سوا کچھ نظر نہیں آتا، پیارے کی باتوں کے سوا اور کسی کی بات پسند نہیں آتی لہٰذا اچھوں سے محبت کرو۔ میں یہ کہتا ہوں کے اللہ کے حبیب ﷺ سے محبت کرو تاکہ تمہاری آنکھوں میں اُنھیں کا جمال رہے ان ہی کی سنو یہ ہی ایمان کی اصل ہے۔

تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں ہی گم رہنا
حقیقت معرفت اہل طریقت اس کو کہتے ہیں
ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصور میں ترے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں

عاجزی و انکساری اختیار کرو:

اللہ تبارک وتعالیٰ کو عاجزی وانکساری بڑی پسند ہے حضرت سیدُنا عیاض بن حمار المجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی کہ انکساری کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر فخر

نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔

(مسلم ، مسکوۃ صفحہ نمبر ۴۱۷)

کفار پر فخر کرنا عبادت ہے:

اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ عاجزی وانکساری کرو کوئی مسلمان کسی مسلمان پر تکبر نہ کرے نہ مال میں نہ نسب میں نہ خاندان میں نہ عزت میں نہ کسی گروپ مین اور کوئی مسلمان کسی پر ظلم نہ کرے نہ مومن پر نہ کافر پر ظلم سب پر حرام ہے کفار پر فخر کرنا عبادت ہے کہ یہ نعمت ایمان کا شکر ہے۔

مٹادے مستی کو اپنی اگر کچھ مرتبہ چاہے

کہ دانہ خاک میں مل کر گلِ گلزار ہوتا ہے

حضور اکرم ﷺ کے امتی ہونے پر فخر کرو:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قومیں اپنے مرے ہوئے باپ داداؤں پر فخر کرنے سے باز آجائیں جو باپ دادا دوزخ کے کوئلے ہیں ورنہ وہ اللہ پر اس گندگی کے کیڑے سے زیادہ ذلیل ہوجائیں گے جو اپنی ناک میں گندگی لگاتا ہے یقیناً اللہ تعالی نے تم سے جاہلیت کا تکبر دور فرمایا اور باپ داداؤں پر فخر دور فرمایا۔ انسان یا مومن متقی ہے یا کافر بدنصیب ہے سارے لوگ حضر آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے ہیں۔

(ترمذی و ابو دائود ، مشکوۃ صفحہ نمبر ۴۱۸)

اس فرمان پاک کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہارے باپ دادا کافر تھے تو وہ یقیناً دوزخ کے کوئلے ہیں اور اگر مومن تھے تو ممکن ہے کہ ان کا خاتمہ ایمان پر نہ ہوا ہو اور وہ دوزخ کے کوئلے بن چکے ہوں تو ان کے خاندان پر فخر کرنا بڑی ہی حماقت ہے اگر فخر کرو تو حضور ﷺ کے امتی ہونے پر کرو کہ اللہ تعالی نے ہم گناہگاروں کو ان کا دامن نصیب فرمایا۔

اچھے اعمال کرو:

تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت سیدنا آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیے گئے۔ سبحان اللہ! کس پاکیزہ طریقے سے سمجھایا گیا کہ کسی کی پیدائش سونا چاندی سے نہیں ہوئی سب مٹی سے پیدا ہوئے ہیں پھر فخر کیسا تکبر کس چیز پر؟ ہاں اعمال اچھے کرو اور تقویٰ اختیار کرو خود اچھے ہو جاؤ گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہے۔

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی بہادر نہیں:

غزوۂ حنین کے موقع پر مشرکین نے جب پیارے آقا ﷺ کو نرغے میں لے لیا تو آپ ﷺ خچر سے نیچے اُترے اور ارشاد فرمانے لگے۔

انا النبی لا کذب　　انا بن عبد المطلب

کہا میں جھوٹا نبی نہیں ہوں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ روای فرماتے ہیں اس دن حضور ﷺ سے زیادہ بہادر دیکھا گیا۔

(بخاری و مسلم، مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۳۱۷)

جن کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

یعنی حضور ﷺ کی بہادری اور شجاعت کے جوہر آج دیکھے گئے کہ ایسے نازک موقع پر بجائے بھاگنے کے سُواری سے اتر کر پیدل ہو لیئے اور تلوار سونت کر ہزاروں کے مقابلے میں اکیلے آ گئے

وہ موقع جب فضائے آسماں بھی تھر تھراتی تھی
محمد ﷺ تھے ان کے پائوں میں لغزش نہ آتی تھی

اپنی قوم کی نہ حق مدد کرنے پر عبرتناک واقعہ:

اپنی قوم کی ناحق مدد کرنا تعصب ہے اور جنہوں نے ایسا کیا یعنی ظلم پر اپنی قوم کی جس نے مدد کی ان کا انجام نہایت ہی بھیانک ہو۔ چنانچہ مفسرین نے لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم جبارین سے جنگ کا قصد کیا اور سرزمین شام میں نزول فرمایا تو بلعم بن باعوراجع کہ بنی اسرائیل کا بہت بڑا عالم وعابد تھا اسمِ اعظم جانتا تھا اور مستجاب الدعوات تھا۔ یہ جبارین کی بستی میں رہتا تھا اس کی قوم اس کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت تیز مزاج ہیں اور ان کے ساتھ کثیر لشکر بھی ہے وہ یہاں آئے ہیں اور ہمیں ہمارے بلاد سے نکال دیں گیں اور قتل کر دیں گیں اور ہمارے بجائے بنی اسرائیل کو اس سرزمین پر بسائیں گیں تیرے پاس اسمِ اعظم ہے اور تیری دعا قبول ہوتی ہے تو اللہ تعالی سے دعا کر کہ اللہ تعالی انہیں ہیاں سے ہٹا دے۔

بلعم بن باعورا نے کہا کہ تمہارا برا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور ان کت ساتھ فرشتے اور ایماندار لوگ ہیں میں کیسے ان کے لیے بددعا کروں میں جانتا ہوں جو اللہ تعالی کے نازدیک ان کا مرتبا ہے اگر میں ایسا کروں گا تو میری دنیا وآخرت برباد ہو جائیگی مگر قوم اس سے اصرار کرتی رہی اور گریہ وزاری کے ساتھ انہوں نے اپنا یہ سُوال جاری رکھا تو بلعم باعورا نے کہا کہ میں اپنے رب کی مرضی معلوم کو لوں۔ اور اس کا یہی طریقہ تھا کہ جب کبھی کوئی دعا کرتا پہلے مرضی الہی معلوم کر لیتا اور خواب میں اس کا جواب مل جاتا چناچہ اس مرتبہ اس کو یہ جواب ملا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ہمراہیوں کے خلاف دعا نہ کرنا اس نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ مجھے میرے رب نے ان پر بددعا کرنے سے منع فرما دیا ہے۔ تب اس کی قوم نے اس کو ہدیے اور نذرانے دیئے جو اس نے قبول کر لیے اور قوم نے اپنا سُوال جاری رکھا اور گریہ وزاری بھی زیادہ روع کردی حتی کہ انہوں نے اس کو فتنے میں ڈال دیا اور آخر کار اس کو بددعا کرنے پر راضی کر لیا۔ بلعم باعورا بددعا کرنے کے لیے پہاڑ چڑھا تو جو بددعا کرتا تھا اللہ تعالی اس کی زبان کو اس کی قوم کی طرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کے لیے جو دعا کرتا تھا بجائے قوم کے تو بنی اسرائیل کا نام اس کی زبان پر آتا تھا قوم نے کہا بلعم یہ کیا کر رہا ہے تو بنی اسرائیل کے لیے دعا کرتا ہے اور ہمارے لیے بددعا۔ کہنے لگا یہ میرے اختیار میں نہیں ہے میری زبان میرے قبضے میں نہیں ہے اور

اس کی زبان باہر نکل پڑی تو اس نے اپنی قوم سے کہا کہ میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو گئے۔

قرآنِ پاک میں اس واقعہ کا تذکرہ یوں آتا ہے۔

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے آیاتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کے تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے یہ حال ہے ان کا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں۔

(سورۃ الانفال آیات ۱۷۶)

اس آیات میں ایک ذلیل جانور سے تشبیہ ہے کہ دنیا کی حرص رکھنے والے کو اگر نصیحت کرو تو مفید نہیں وہ مبتلائے حرص ہی رہتا ہے اور چھوڑ دو تو اسی حرص میں گرفتار۔ جس طرح زبان نکالنا کتے کی لازمی طبیعت ہے ایسے ہی حرص ان کے لیے لازم ہو گئی ہے۔ (خزائن العرفان)

ظلم پر قوم کی مدد کرنے والے کا انجام:

ایک بدنصیب کا واقعہ بھی سنیے جس نے ظلم پر اپنی قوم کی مدد کی اور تعصب کا شکار ہو کر اپنی دنیا و آخرت تباہ و برباد کر بیٹھا۔ چنانچہ مفسرین نے لکھا ہے کہ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے آپ سے یہ طے کیا کہ درہم و دینار اور مویشی وغیرہ میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ دے گا لیکن گھر جا کر حساب کیا تو اس کے مال میں سے اتنا بھی بہت کثیر ہوتا تھا اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہیں کی۔ اب قارون نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات میں اطاعت کی اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں تم لوگ کیا کہتے ہو؟ قوم نے کہا آپ ہمارے بڑے ہو آپ جو حکم دیجئے۔ قارون نے کہا کہ فلانی

بدچلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ مقرر کرو کہ موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائے ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیں گیں۔ چنانچہ قارون نے اس عورت کو ہزار اشرفی اور بہت سے تحائف دے کر اس عورت کو تہمت لگانے پر امادہ کیا اور دوسرے روز بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں کہ آپ انہیں وعظ و نصیحت فرمائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور بنی اسرائیل سے فرمایا کہ جو چوری کرے گا اس کے ہاتھ کاٹے جائیں اور جو زنا کرے گا اس کی اگر بیوی ہے تو اس کو سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ قارون کہنے لگا کیا یہ حکم سب کے لیے ہے خواہ آپ ہی کیوں نہ ہوں۔ فرمایا خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ قارون کہنے لگا بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں عورت کے ساتھ بدکاری کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اسے بلاؤ۔ وہ عورت آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لیے دریا پھاڑا اور اس میں راستہ بنائے اور توریت نازل کی سچ سچ کہہ کیا بات ہے۔ وہ عورت ڈر گئی اور اللہ کے رسول پر بہتان لگا کر انہیں ایذا دینے کی جرأت اسے نہ ہوئی۔ اس عورت نے دل میں توبہ کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو کچھ قارون کہلانا چاہتا ہے اللہ کی قسم یہ جھوٹ ہے اور اس نے آپ پر تہمت لگانے کے عوض میں میرے لیے بہت مال مقرر کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب عزوجل کے حضور روتے ہوئے سجدے میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے! اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون پر غضب نازل فرما! اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو تیری فرمانبرداری کا حکم دیا ہے تم جو چاہو حکم دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے قارون کی طرف کی بھیجا ہے جیسا کہ فرعون کی طرف بھیجا تھا۔ جو قارون کا ساتھی ہو اس کے ساتھ ہو اس کی جگہ ٹھہرا رہے جو میرا ساتھی ہو جدا ہو جائے۔ سب لوگ قارون سے جدا ہو گئے سوائے دو افراد کے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ انہیں پکڑ لے تو وہ گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے آپ یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ لوگ گردن تک زمین میں دھنس گئے، اب وہ بہت منت ولجاجت کرتے تھے اور قارون آپ کو رشتہ وقرابت کے واسطے دیتا تھا مگر آپ نے ان کی طرف التفات نہ فرمایا یہاں تک وہ بلکل زمین میں دھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی۔

قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ قیامت تک دھنسے رہیں گے۔ بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کے مکان اور اس کے خزائن و اموال کی وجہ سے بددعا کی۔ یہ سن کر آپ نے اللہ عزوجل سے دعا کی تو اس کا مال و مکان سب زمین میں دھنس گیا۔ (خزائن العرفان)

ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی:

پیارے اسلامی بھائیوں! پچھلے صفحات میں آپ نے پڑھا کے اپنی قوم سے محبت کرنا تعصب نہیں ہے بلکہ تعصب یہ ہے کہ کوئی شخص ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔ یہ بات ضروری ہے کہ اپنی قوم کی نیکی پر مدد کی جائے ان کو راہِ راست پر لایا جائے بلکہ یہ ساری اپنی قوم تک محدود نہیں ہو سارے مسلمانوں کو **نیکی کی دعوت** دینی چاہیے اور بُرائی سے روکنا چاہیے کیونکہ سارے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خیر خواہی کی جائے۔

چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ:

عن جریرہ بن عبد اللہ قال بایعت رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی اقام الصلوٰۃ وا یتاء الزکوٰۃ والنصح لکل مسلم۔ (متفق علیہ، مشکوۃ صفحہ نمبر ۴۲۳)

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت لی۔

درس: اس حدیث پاک میں بیعت اعمال سے مراد ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ایمان تقویٰ پر بھی بیعت لیتے تھے اور نیک اعمال پر بھی یعنی میری معرفت رب تعالیٰ سے وعدہ کرو کہ ہم نیک اعمال کریں گے اور گناہوں سے بچیں گیں

مسلمان بھائی کی خیر خواہی پر سبق آموز واقعہ:

ایک بار حضرت سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے گھوڑا خریدا معاملہ تین سو درھم میں طے پر پایا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ اس سے فرمایا کہ تیرا گھوڑا اس سے زیادہ قیمت کا ہے میں تجھے چار سو درھم دوں گا، پھر کہا

کہ نہیں پانچ سو درھم دوں گا یہاں تک کہ آٹھ سو درھم تک بڑھا کر گھوڑا خرید لیا۔ گھوڑے کے مالک حیران ہو کر بولا یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے پیارے آقا مدنی ﷺ سے ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی ہے یہ اس پر عمل ہے۔ (مرقاۃ)

مسلمان ایک شخص کی طرح ہے :

ایک حدیث پاک میں ہے۔

عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومنون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی رأسہ اشتکی کلہ.

(رواہ مسلم ، مشکوہ صفحہ نمبر ۴۲۲)

ترجمہ: حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان ایک شخص کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ دکھے تو سارا جسم بیمار ہو جائے اور اگر اس کا سر درد کارے تو اس کا سارا جسم بیمار ہو جائے۔

اس فرمانِ رسول ﷺ سے معلوم ہوا کہ قوم مسلم گویا ایک جسم ہے اور افراد مسلم گویا اس جسم کے اعضاء ایمان مسلم گویا اس جسم کی جان ہے، حرارت وغیرہ ایمانی کا گویا ایمان سے تعلق ہے اس تعلق کا نتیجہ یہ ہوتا ہے ایک مسلمان کی تکلیف سارے مسلمانوں کی تکلیف ہے خیال رہے کہ غدار مسلمانوں کو قوم سے نکالنا ایسا ہے جیسے گلے سڑے عضو کو جسم سے کاٹ کر علیحدہ کرنا تاکہ اس کا فساد دوسرے اعضاء میں نہ پہنچے۔ (مرآۃ)

دین خیر خواہی ہے :

ایک حدیث پاک میں ہے۔

عن تمیم الداری ان النبی ﷺ قال الدین النصیحہ ثلثا قلنا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین. (رواہ مسلم ، مشکوۃ صفحہ نمبر ۴۲۳)

ترجمہ : حضرت سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دین خیر خواہی ہے (تین بار فرمایا) ہم نے عرض کیا کس کی؟ فرمایا اللہ کی اس کتاب کی اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے اماموں کی اور عوام کی۔

نصیحت کی تعریف:

نصیحت بنا ہے ”**نصح**“ سے بمعنی خالص ہونا عرب کہتے ہیں۔ ”**نصحت العسل عن الشمع**“ میں نے شہد کو موم سے خالص کر لیا اصلاح میں کسی کی خالص خیر خواہی کرنا جس میں بدخواہی کا شائبہ نہ ہو یا خلوص دل سے کسی کا بھلا چاہنا نصیحت کہلاتا ہے یہ بھی جامع کلمات میں سے ہے کہ اس ایک لفظ میں لاکھوں چیزیں شامل ہیں حتیٰ کہ اعتقاد کو کفر سے خالص کرنا عبادت کو ریا سے پاک وصاف کرنا معاملات کو خرابیوں سے بچانا سب ہی نصیحت میں داخل ہیں۔

اللہ عزوجل کے لیے نصیحت یہ ہے کہ اللہ تعالی کی ذات وصفات کے متعلق خالص اسلامی عقیدہ رکھنا خلوص دل سے اس کی عبادت کرنا اس کے محبوبوں سے محبت کرنا اور اس کے دشمنوں سے عداوت رکھنا الغرض اس کی شرح بہت وسیع ہے۔ (مرقاۃ)

کتابُ اللہ یعنی قرآن مجید کی نصیحت یہ ہے کہ اس کے کتابُ اللہ ہونے پر ایمان رکھنا اس کی تلاوت کرنا اس کے بقدرِ طاقت غور کرنا اس پر صحیح عمل کرنا اس پر سے مخالفین کے اعتراضات دفع کرنا غلط تاویلوں اور تحریفوں کی تردید کرنا۔

اللہ کے رسول یعنی رسول اکرم ﷺ کی نصیحت یہ ہے کہ انہیں تمام انبیاء کا سردار ماننا ان کی تمام صفات کا اعتراف کرنا جان ومال واولاد سے زیادہ انہیں پیارا رکھنا ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا ان کا ذکر بلند کرنا۔

اماموں سے مراد تو اسلامی بادشاہ اسلامی حکام ہیں یا علمائے دین مجتہدین کاملین اولیاء واصلین ہیں۔ ان کی نصیحت یہ ہے کہ ان کے ہر جائز حکم کی بقدرِ طاقت تعمیل کرنا لوگوں کو ان کی جائز اطاعت کی طرف رغبت دینا

آئمہ مجتہدین کی تقلید کرنا ان کے ساتھ اچھا گمان کرنا علمائے کرام کا ادب کرنا۔

عام مسلمان کی نصیحت یہ ہے کہ بقدرِ طاقت ان کی خدمت کرنا ان سے دینی و دنیاوی مصیبتیں دور کرنا ان سے محبت کرنا ان میں علمِ دین پھیلانا نیک اعمال کی رغبت دلانا جو چیز اپنے لیے پسند نہ کرے ان کے لیے بھی پسند نہ کرنا۔ یہ حدیثِ پاک بہت ہی جامع ہے۔ (مرآۃ)

معلوم ہوا کہ سارے مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں، چاہے وہ کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں کسی علاقے سے وابستہ ہوں ہر مسلمان سے خیر خواہی اور بھلائی سے پیش آنا چاہیے اپنے اندر سے "**تعصب کی آگ**" کو باہر نکال کر بھائی چارہ اور مساوات کی فضاء قائم کر کے معاشرے کو امن و امان کا گہوارہ بنائیں۔

اس دور میں محبت و یگانگت کی مثال:

الحمدللہ قرآن و سنت کی غیر سیاسی تحریک "**دعوت اسلامی**" کا سنتوں بھرا مہکا مہکا مدنی ماحول ہمارے سامنے موجود ہے اس مدنی تحریک سے وابستہ لاکھوں اسلامی بھائی اپنے پرائے، گورے کالے، چھوٹے بڑے، ملکی و صوبائی و قومی و نسلی تعصب و نفرت کی آگ سے بیگانہ ہو کر نہ صرف اپنی اصلاح کی کوشش میں گامزن ہیں بلکہ دوسروں کی اصلاح کی جستجو و سعی میں مصروف ہیں اور اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ محبت و اخوت و بھائی چارے کی جو فضاء "**دعوت اسلامی**" نے قائم کی ہے اس کی مثال موجودہ دور میں ملنا مشکل ہے۔

لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس "**تعصب کی آگ**" سے محفوظ مدنی تحریک "**دعوت اسلامی**" میں شامل ہو کر اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی بھی اصلاح کے مدنی کام میں مصروف ہو جائے۔

الٰہی! اپنے محبوب ﷺ کی عاجزی و انکساری کے صدقے ہر مسلمان کو "**تعصب کی آگ**" سے بچا کر فرائض و سنن پر عمل کرتے ہوئے معاشرے کو امن و آشتی کا گہوارہ بنانے کی سعادت عطا فرما۔ آمین

و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا و مولانا محمد و الہ و اصحابہ اجمعین

خیر اندیش : ابو اسامہ محمد بخش مدنی عطاری

۱۸ جمادی الآخر ۱۴۲۲ھ